بسم اللہ الرحمن الرحیم

صراط المستقیم

فتویٰ متفقہ

مکرم و محترم عالیجناب حکیم الامۃ مجدد الملۃ امام العلماء والفضلاء مفتی اعظم

حضرت مولنا مولوی صوفی محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم

و دیگر حضرات علماء کرام کے فتاوے

منصور حیدر راجہ

جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کانگریس کی موجودہ تحریک سول نافرمانی وغیرہ

مسلمانوں کی مذہبی و اقتصادی زندگی کے لیئے سخت خطرناک ہے

اور مسلمانوں کی اسمیں شرکت شرعاً حرام و ناجائز ہے

جنکو خان بہادر حاجی محمد یوسف صاحب احمد پانی دہلی نے

جید برقی پریس دہلی میں طبع کرایا

بھی پورا ہوتا اور علماء کے شایان شان بھی ہوتا اس لئے کہ حقوق ملکی مل جانے میں مسلمانوں کا کوئی
خاص نفع نہیں۔ اہل علم ان میں نہیں۔ تموّل انکے پاس نہیں۔ عدالتوں میں ان کا عشر عشیر
نہیں۔ تجارتیں ان کے ہاتھ میں نہیں۔ عدد میں ان کی قلت۔ پھر انکو کیا ملے گا۔ ہاں معتد بہ
عہد تجویز ہو کر جدید طریق سے طلبی ہوتی تب خسران کا ظن دفع ہوتا۔

رہا یہ زعم کہ اول نصاری کو اس صورت سے نکالیں کیونکہ ان کا نکلنا تسلط تام کے باعث
دشوار ہو جو اس طریق کے بغیر ممکن نہیں پھر سہولت سے انکو نکال دینگے۔ اول تو یہ اہل حل وعقد کی رائے نہیں بلکہ زمانہ خلافت
میں یہ طے ہو چکا کہ اگر مشترکہ آزادی کے کوئی اسلامی سلطنت حملہ کرکے خلاف کریں تو اس کا ساتھ
نہ دیں گے پھر اسباب پر نظر کر لیجئے کہ ان کی کثرت ہے کماً بھی کیفاً اور نیز ان میں باہمی اتحاد و
انتظام بھی ہے اور مسلمانوں میں باہمی تشتت وتفرق یہ خیالات صرف تمنا ہیں اور موہوم
امیدوں سے زائد نظر نہیں آتی بلکہ اگر خطرہ ہے تو اسکے عکس کا ہے کہ اسی خیال پر انہوں
نے مسلمانوں کا اجتماعاً مقاطعہ کر دیا تو تارے نظر آنے لگیں گے اور وہ متعدد بار کہہ
بھی چکے ہیں کہ ہندوستان اصل میں ہمارا ہے تم عرب سے آئے ہو وہاں چلے جاؤ پھر حکومت
میں ان کی اغلبیت ہوگی اور آئین وقواعد بھی نہیں گے نہ معلوم کن مصائب کا سامنا
یہ خیال کہ مسلمان شجاع ہیں اور وہ بزدل تو یہ واقعات بھی پہلے ہم جلسوں کے ہنر آسکا
عکس مشاہد ہے پھر یہ قیاس اپنی اقوی اقوام کا انکی اضعف سے ہے اور زمانہ موجود
کی جنگ کو انکی ضرورت ہی نہیں۔ فافہم

جزو موہوم (ج) کی نسبت یہ گذارش ہے کہ گو استعانت وولالت و اطاعت و شرکت
کے احکام میں تفصیل ہے لیکن جب کسی تحریک کا بانی مبانی مشرک ہو اور مسلمان
انکے قدم بقدم چلیں، جیسے قانون نمک شکنی اور موجودہ بائیکاٹ کہ ان امور کے
بانی مبانی مشرکین ہیں اور اس وقت ابتدائی محرک ہونے میں تو کلام ہی نہیں ہو سکتا
بس یہ شرکت یقیناً شرکت منہیہ اور اطاعت کفار ہے جو معصیت ہے۔ البتہ اگر کسی امر

کے بانی مسلم ہوں اور ان کی اعانت کے لئے مشرکین بھی شریک ہو جاویں تو بعض صورتوں میں جواز ثابت ہو سکے گا۔

حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا یعنی جسکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے غافل کر دیا اس کی اطاعت نہ کیجئے۔

چنانچہ مبسوط میں حدیث انا بری من مسلم مع مشرک کے تحت میں لکھا ہے اذا کان تحت رایۃ المشرک کہ مسلمان مشرک کے جھنڈے کے نیچے ہوں یعنی تحریک کا بانی مشرک ہو۔

پس جب غرض وغایت بھی مضر اور طریق بھی منکر ہونیکے علاوہ عقیم وغیر عقیم منتج یا ناممکن اور شرکت موجودہ اطاعت کفار ہے لہٰذا مسلمانوں کو شرکت منہی عنہ ہے

(۲) میں مفتی اول کی تصدیق کرتا ہوا دو صورتوں میں ماجور سمجھتا ہوں الف وہ سرحدی علاقہ جہاں درحقیقت تسلط مسلم ہے ج عامی آدمی اگر کسی متدین معتمد علیہ کے فتویٰ پر محض خدا کیواسطے دین کے جوش میں جان دیدے تو ماجور ہے

جواب سوم و چہارم بالکل کافی ہے فقط

ہذا زبدۃ ما فی علمی واللہ اعلم بالخفی والجلی
انا العبد المذنب المدعو باشفاق الرحمٰن الکاندھلوی
ثبتہ اللہ علی الصراط السوی مدرس مدرسہ
فتحپوری دہلی

ع میں اس مسلمان سے جو مشرکین کے ساتھ ہو بیزار ہوں ۱۲ منہ